سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ

﴿ذخیرہ الفاظ معنی﴾

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اِنِّیْ	بے شک میں	عَبۡدُاللهِ	اللہ کا بندہ
مُبٰرَکًا	بابرکت	اَیۡنَ مَا	جہاں کہیں بھی
اَلصَّلٰوۃُ	نماز	الزَّکٰوۃُ	زکوٰۃ
مَادُمۡتُ	جب تک میں رہوں	بَرًّا	نیکی کرنے والا
جَبَّارًا	سرکش	شَقِیٌّ	بدبخت
عَلَیَّ	مجھ پر	اُبۡعَثُ	میں اٹھایا جاؤں
یَمۡتَرُوۡنَ	وہ لوگ شک کرتے ہیں	اَنۡ یَّتَّخِذَ	کہ وہ بنائے
قَضٰی	وہ فیصلہ فرماتا ہے	اِنَّمَا	بے شک
یَقُوۡلُ	وہ کہتا ہے	کُنۡ	ہو جا
فَیَکُوۡنُ	تو وہ ہو جاتا ہے		

﴿بامحاورہ ترجمہ آیات: 30 تا 36﴾

قَالَ إِنِّی عَبۡدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِیَ ٱلۡكِتَـٰبَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا o

قَالَ	إِنِّی	عَبۡدُ	ٱللَّهِ	ءَاتَىٰنِیَ	ٱلۡكِتَـٰبَ	وَجَعَلَنِی	نَبِیًّا o
کہا	بے شک میں	بندہ	اللہ	دی ہے مجھ کو	کتاب	کیا ہے مجھ کو	نبی

ترجمہ: وہ (بچہ) بول اُٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

وَجَعَلَنِی مُبَارَكًا أَیۡنَ مَا كُنتُ وَأَوۡصَـٰنِی بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمۡتُ حَیًّا o

وَجَعَلَنِی	مُبٰرَكًا	أَیۡنَ	مَا	كُنتُ	وَ
کیا ہے مجھ کو	برکت والا	جہاں	کہ	میں ہوں	اور
أَوۡصَـٰنِی	بِٱلصَّلَوٰةِ	وَ	ٱلزَّكَوٰةِ	مَا دُمۡتُ	حَیًّا o
حکم کیا ہے مجھ کو	نماز کا	اور	زکوٰۃ کا	جب تک رہوں میں	زندہ

ترجمہ: اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔

وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِی وَلَمۡ یَجۡعَلۡنِی جَبَّارًا شَقِیًّا o

وَ	بَرًّا	بِوَٰلِدَتِی	وَ	لَمۡ	یَجۡعَلۡنِی	جَبَّارًا	شَقِیًّا o
اور	خوش سلوک	ساتھ اپنی ماں کے	اور	نہیں	کیا مجھ کو	سرکش	بدبخت

ترجمہ: اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا۔

وَٱلسَّلَـٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدتُّ وَیَوۡمَ أَمُوتُ وَیَوۡمَ أُبۡعَثُ حَیًّاo

وَٱلسَّلَـٰمُ	عَلَیَّ	یَوۡمَ	وُلِدتُّ	وَ	یَوۡمَ	أَمُوتُ	وَ	یَوۡمَ	أُبۡعَثُ	حَیًّا o

اور سلامتی ہو	اوپر میرے	جس دن	پیدا ہوا میں	اور	جس دن	مروں گا میں	اور	جس دن	اُٹھوں گا	زندہ ہو کر

ترجمہ: اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔

ذَٰلِكَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ ٱلْحَقِّ ٱلَّذِى فِيهِ يَمْتَرُونَ o

ذَٰلِكَ	عِيسَى	ٱبْنُ	مَرْيَمَ	قَوْلَ	ٱلْحَقِّ	ٱلَّذِى	فِيهِ	يَمْتَرُونَ o
یہ ہے	عیسیٰ	بیٹا	مریم کا	بات	حق کی	وہ جو	بیچ اس کے	شک کرتے ہیں

ترجمہ: یہ مریم (علیہ السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَـٰنَهُۥٓ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ o

مَا	كَانَ	لِلَّهِ	أَن	يَتَّخِذَ	مِن وَلَدٍ ۖ	سُبْحَـٰنَهُۥٓ ۚ	إِذَا
نہیں	لائق ہے	واسطے اللہ کے	یہ کہ	پکڑے	اولاد	پاکی ہے اس کو	جب
قَضَىٰٓ	أَمْرًا	فَإِنَّمَا	يَقُولُ	لَهُۥ	كُنْ	فَيَكُوْنُ o	
مقرر کرتا ہے	کچھ کام	پس سوائے اس کے نہیں کہ	کہتا ہے	اس کو	ہو جا	پس ہو جاتا ہے	

ترجمہ: اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

وَإِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَـٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ o

وَ	إِنَّ	ٱللَّهَ	رَبِّى	وَ	رَبُّكُمْ	فَٱعْبُدُوهُ ۚ	هَـٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِيْمٌ o
اور	بیشک	اللہ	رب میرا ہے	اور	رب تمہارا	پس عبادت کرو اسی کی	یہ ہے	راہ	سیدھی

ترجمہ: اور بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

دُعائیں

فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِيًّا (سُورةُ مَرْيَمَ: 5)

ترجمہ: تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِيًّا (سُوْرَةُ مَرْيَمَ: 6)

ترجمہ: اور اے میرے ربّ! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: سورۃ مریم پر ایک مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب: تعارف اور مضامین

اجمالی خاکہ:

سورۃ مریم مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھانوے (98) آیات اور (6) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ:

سورۃ مریم میں حضرت مریم علیہ السلام اس کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ مریم رکھا گیا ہے۔

زمانہ نزول:

سُورَۃٌ مَرْیَمَ اُس زمانے میں نازل ہوئی۔ جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ اس موقع پر مکہ پر حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ عَلَیْہِ وَعَلَی آلِہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

حبشہ کا بادشاہ:

حبشہ، براعظم افریقہ کا ایک ملک تھا۔ جب حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کا لقب نجاشی تھا۔ نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ نجاشی کا اصل نام "اَصحَمہ" ہے۔

ہجرت حبشہ کی اجازت:

مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

حبشہ کی جانب پہلی ہجرت:

حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا بھی تھیں، یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی۔ یہ نبوت کا پانچواں سال تھا۔

امن کی تلاش:

مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے لیکن مکہ مکرمہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے نہ رہیں۔ انھوں نے تحفے دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے وہاں قیمتی تحفے پیش کیے اور نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے سے چند ناسمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آگئے ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ وہ آپ کے دین کے بھی خلاف ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ یہ بات سن کر نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے۔

حضرت جعفر ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر:

نجاشی کے سوالوں کے جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پُر اثر تقریر کی۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

"اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے۔ گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔ جو طاقت ور ہوتا وہ کمزور پر ظلم ڈھاتا تھا۔ ہم ایسی ہی حالت میں تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا۔ ہم میں اپنا رسول بھیجا۔ انھوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، بت پرستی سے منع کیا اور فرمایا کہ ہم سچ بولیں، خون خرابے سے باز آجائیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور زکوۃ دیں۔ ہم اُن پر ایمان لائے، شرک، بت پرستی اور تمام بُرے اعمال چھوڑ دیے۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اسی گمراہی کی طرف واپس چلے جائیں۔ ہم ان کے بہت زیادہ تنگ کرنے پر آپ کے ملک میں آگئے ہیں۔ اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ ہم یہاں ظلم سے محفوظ رہیں گے۔"

سورۃ مریم کی تلاوت:

نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ وہ اپنے نبی خاتم النبین پر نازل ہونے والے کلام میں سے کچھ سنائیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے سورۃ مریم کی آیات تلاوت کیں۔

ایک ہی چراغ کی روشنی:

نجاشی اور اس کے درباریوں پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور مسلمان وہاں امن وسکون سے رہنے لگے۔

نجاشی کا قبولِ اسلام:

حبشہ کے لوگ مسلمانوں کی پاک زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ کئی لوگ ان کی دعوت سے مسلمان ہو گئے۔ مسلمان ہونے والوں میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی بھی تھے۔

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کا خلاصہ:

سورۃ مریم کا خلاصہ توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

سورۃ مریم کے مضامین

وحدانیت کا بیان:

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے، یعنی اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔

انبیاء کرام کا تذکرہ:

پھر سات انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اس کو اللہ کا بیٹا نہیں بناتی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ تخلیق:

اس سورت میں حضرت مریم علیہ السلام کا تذکرہ ہے اور پھر عیسیٰ علیہم السلام کی معجزانہ تخلیق کا تفصیلی ذکر ہے۔

قیامتِ کے احوال کا بیان:

آخری تین رکوعوں میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو مہمان بنا کر لایا جائے گا، جب کہ مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

سوال2: سورۃ مریم کے علمی و عملی نکات بیان کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سورۃ مریم کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں کچھ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت:

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر حال میں اس سے دعا مانگتے رہیں۔ (سورۃ مریم:04)

توحید کی دعوت:

تمام انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (سورۃ مریم:36-35)

حاجات کے لیے دُعا:

ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ (سورۃ مریم:48)

انبیاء کرام کی عظمت:

کسی نبی کی معجزانہ پیدائش انھیں اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی، بلکہ یہ ان کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ (سورۃ مریم:35)

انبیاء علیہ السلام کا طریقہ:

ہمیں اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے کیوں کہ یہ انبیاء کرام علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ (سورۃ مریم:14)

نیکی کی دعوت:

ہمیں اپنے بڑوں کو نہایت ادب اور احترام سے نیکی کی دعوت دینی چاہیے اور انھیں برائی سے منع کرنا چاہیے۔ (سورۃ مریم:45-42)

ایفائے عہد:

ہمیں وعدہ پورا کرنا چاہیے کیوں کہ یہ انبیاء کرام علیہ السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔ (سورۃ مریم: 54)

عربی زبان:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمَ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان یعنی عربی زبان میں آسان فرما دیا ہے۔ ہمیں بھی عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرنا چاہیے۔ (سورۃ مریم: 97)

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: سورۃ مریم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ میں حضرت مریم علیہ السلام اس کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سُوْرَۃُ مَرْیَمَ رکھا گیا ہے۔

سوال2: سورۃ مریم کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: **سورۃ مریم کا خلاصہ**

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کا خلاصہ توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

سوال3: سورۃ مریم کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سورۃ مریم کے اہم علمی و عملی نکات درج ذیل ہیں:

- تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔(سُورَۃُ مَرْیَمَ: 36-35)
- ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔(سُورَۃُ مَرْیَمَ :48)

سوال4: ہجرت حبشہ کا سبب کیا تھا؟

جواب: **ہجرت حبشہ کا سبب**

مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالی کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

سوال5: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں کیا تقریر کی؟

جواب: **حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر**

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پُر اثر تقریر کی۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

”اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے۔ گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔ جو طاقت ور ہوتا وہ کمزور پر ظلم ڈھاتا تھا۔ ہم ایسی ہی حالت میں تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا۔ ہم میں اپنا رسول بھیجا۔ انھوں نے ہمیں اللہ تعالی کی طرف بلایا، بت پرستی سے منع کیا اور فرمایا کہ ہم سچ بولیں، خون خرابے سے باز آجائیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور زکوۃ دیں۔ ہم اُن پر ایمان لائے، شرک، بت پرستی اور تمام بُرے اعمال چھوڑ دیے۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اسی گمراہی کی طرف واپس چلے جائیں۔ ہم ان کے بہت زیادہ تنگ کرنے پر آپ کے ملک میں آگئے ہیں۔ اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ ہم یہاں ظلم سے محفوظ رہیں گے۔“

سوال6: سورۃ مریم کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟

جواب: **ایک ہی چراغ کی روشنی**

نجاشی اور اس کے درباریوں پر سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت کا بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور مسلمان وہاں امن و سکون سے رہنے لگے۔

سوال7: نجاشی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **نجاشی کا تعارف**

حبشہ، براعظم افریقہ کا ایک ملک تھا۔ جب حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کا لقب نجاشی تھا۔ نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ نجاشی کا اصل نام ”اَصحمہ“ ہے۔

سوال8: حبشہ کی جانب پہلی ہجرت میں کتنے لوگ شامل تھے؟

جواب: **ہجرت حبشہ**

حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا بھی تھیں، یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی۔ یہ نبوت کا پانچواں سال تھا۔

سوال9: سورۃ مریم کے کوئی سے دو مضامین بتائیں۔

جواب: **سورۃ مریم کے مضامین**

سورۃ مریم کے درج ذیل مضامین ہیں:

- سورۃ مریم میں اللہ تعالی کی وحدانیت کا بیان ہے، یعنی اللہ تعالی واحد ہے، اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔
- پھر سات انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اس کو اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی۔

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معراج کے موقع پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق ارشادِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ**

ہمارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معراج کے سفر میں جن انبیائے کرام علیہ السلام سے ملاقات فرمائی، ان میں حضرت عیسی علیہ السلام بھی تھے۔ جب ملاقات ہوئی تو حضرت عیسی علیہ السّلام نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر فرمایا:

”خوش آمدید! نیک نبی، نیک بھائی“(صحیح بخاری: 3342)

سوال11: حضرت عیسٰی علیہ السلام کا حلیہ بیان کریں۔

جواب: **حضرت عیسٰی علیہ السلام کا حلیہ مبارک**

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عیسی علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید تھا۔ وہ ایسے لگتے تھے، جیسے ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں۔“(صحیح بخاری: 3437)

سوال12: ماں کی گود میں کس نبی نے بات کی؟

جواب: **حضرت عیسٰی علیہ السلام کا معجزہ**

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی الِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی، ان میں سے ایک ہیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔“(صحیح بخاری:3436)

سوال13: مَا كَانَ لِلّٰهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحٰنَهٗ ۚ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ترجمہ**

”اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے۔“

سوال14: فَهَبۡ لِيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

"تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔"

سوال15: إِنِّي عَبۡدُ ٱللَّهِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

"بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں۔"

سوال16: إِذَا قَضَىٰٓ أَمۡرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

"جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس سے یہی فرماتا ہے تو ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔"

سوال17: وَإِنَّ ٱللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمۡ فَٱعۡبُدُوهُ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

"اور بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔"

کثیر الانتخابی سوالات

i. **حبشہ کے بادشاہ کو کہا جاتا تھا:**

(A) نجاشی (B) قیصر (C) کسریٰ (D) فرعون

ii. **شاہ حبشہ کے دربار میں تلاوت کی گئی:**

(A) سورۃ الحج (B) سورۃ طٰہ کی (C) سورۃ مریم کی (D) سورۃ الانبیاء کی

iii. **نجاشی کے دربار میں سُوۡرَةُ مَرۡيَمۡ کی تلاوت کی:**

(A) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے

iv. **سُوۡرَةُ مَرۡيَمَ میں انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر ہے:**

(A) پانچ (B) چھے (C) سات (D) آٹھ

v. **معجزانہ طریقے سے تخلیق ہوئی:**

(A) حضرت نوح علیہ السلام کی (B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (D) حضرت سلیمان علیہ السلام کی

vi. **سورۃ مریم ہے:** (K.B)

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی، مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

vii. **سورۃ مریم کی آیات ہیں:** (K.B)

(A) 90 (B) 98 (C) 100 (D) 110

viii. نجاشی کا اصل نام ہے: (K.B)

(A) اصحمہ (B) سلیمان (C) فیضان (D) ریحان

ix. حبشہ براعظم ________ کا ایک ملک تھا۔ (K.B)

(A) ایشیا (B) یورپ (C) افریقہ (D) آسٹریلیا

x. حبشہ کی جانب پہلی ہجرت نبوت کے ________ سال میں ہوئی؟ (K.B)

(A) تیسرے سال (B) چوتھے سال (C) چوتھے (D) پانچویں سال

xi. ہجرت حبشہ میں کتنے لوگ شامل تھے۔ (K.B)

(A) 11 مرد 4 خواتین (B) 11 مرد 8 خواتین (C) 10 مرد 4 خواتین (D) 10 مرد 4 خواتین

xii. ہجرت حبشہ میں کون سے خلیفہ راشد شامل تھے؟ (K.B)

(A) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	D	A	B	D	A	B	C	B	C	A

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. حبشہ کے بادشاہ کو کہا جاتا تھا:

(A) نجاشی (B) قیصر (C) کسری (D) فرعون

ii. شاہ حبشہ کے دربار میں تلاوت کی گئی:

(A) سورۃ الحج (B) سورۃ طہ کی (C) سورۃ مریم کی (D) سورۃ الانبیاء کی

iii. نجاشی کے دربار میں سُوْرَةُ مَرْيَمْ کی تلاوت کی:

(A) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے

iv. سُوْرَةُ مَرْيَمَ کی کل آیات ہیں:

(A) چھیانوے (B) ستانوے (C) اٹھانوے (D) ننانوے

v. معجزانہ طریقے سے تخلیق ہوئی:

(A) حضرت نوح علیہ السلام کی (B) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی (D) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (D) حضرت سلیمان علیہ السلام کی

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
B	C	B	C	A

2۔ **مختصر جواب دیجیے۔**

i. **سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟**

جواب: **وجہ تسمیہ**

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ میں حضرت مریم علیہ السلام اس کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سُوْرَۃُ مَرْیَمَ رکھا گیا ہے۔

ii. **سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کا خلاصہ لکھیے۔**

جواب: **سورۃ مریم کا خلاصہ**

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کا خلاصہ توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

iii. **سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔**

جواب: **علمی و عملی نکات**

سورۃ مریم کے اہم علمی و عملی نکات درج ذیل ہیں:

- تمام انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔(سُوْرَۃُ مَرْیَمَ: 35-36)
- ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے۔(سُوْرَۃُ مَرْیَمَ :48)

iv. **ہجرت حبشہ کا سبب کیا تھا؟**

جواب: **ہجرت حبشہ کا سبب**

مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالی کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

v. **سُوْرَۃُ مَرْیَمَ کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟**

جواب: **ایک ہی چراغ کی روشنی**

نجاشی اور اس کے درباریوں پر سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت کا بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور مسلمان وہاں امن و سکون سے رہنے لگے۔

3۔ درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

مَادُمْتُ	مُبٰرَكًا	يَمْتَرُوْنَ	فَيَكُوْنُ	الزَّكٰوةَ	شَقِيٌّ	اَنْ يَّتَّخِذَ
جب تک میں رہوں	بابرکت	وہ لوگ شک کرتے ہیں	تو وہ ہو جاتا ہے	زکوٰۃ	بدبخت	کہ وہ بنائے

4۔ دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

i. وَّبَرًّۢابِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا۔

ii. وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔

iii. ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

ترجمہ: یہ مریم (علیہ السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

iv. وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

ترجمہ: اور بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

LAST HOPE STUDY

5۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

i. سُوْرَةُ مَرْيَمَ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1 اور 2۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی جو باتیں معلوم ہوتی ہیں انھیں تحریر کیجیے۔

جواب: **علم و عمل کی باتیں**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبارک زندگی سے درج ذیل علم و عمل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- ہر مشکل میں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔
- نرم رویہ اختیار کریں خواہ وہ دشمن ہو۔
- والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

سوال 2: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دو احادیث تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

جواب: **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی اُن میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔" (صحیح بخاری:3436)

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اُن کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ وسفید تھا وہ ایسے لگتے جیسے ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہیں۔" (صحیح بخاری:3437)

سوال3: تحقیق کیجیے کہ اسلامی تعلیمات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کا کیا مقام ہے؟

جواب: **حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے اور آپ گھوارے میں ہی بول اُٹھے کہ:

"بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور بابرکت بنایا ہے جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے۔ جب تک میں زندہ رہوں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا" (سورۃ مریم)

حضرت مریم علیہ السلام:

حضرت مریم علیہ السلام حضرت عمران کی بیٹی تھیں اور کائنات کی معزز خواتین میں آپ کا شمار ہوتا ہے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق آپ تادمِ مرگ کنواری اور مقدس تھیں۔

سوال4: ہجرتِ حبشہ کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ سیرتِ طیبہ کی کتابوں سے اس واقعہ کا پس منظر، ذیلی واقعات اور نتائج جاننے کی کوشش کیجیے۔

جواب: **ہجرت حبشہ**

مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالی کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا بھی تھیں، یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی۔ یہ نبوت کا پانچواں سال تھا۔

مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے لیکن مکہ مکرمہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے نہ رہیں۔ کفار نے تحفے دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے وہاں قیمتی تحفے پیش کیے اور نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے سے

چند نا سمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آ گئے ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ وہ آپ کے دین کے بھی خلاف ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ یہ بات سن کر نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے۔ نجاشی کے سوالوں کے جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی پر اثر تقریر کی۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وہ اپنے نبی پر نازل ہونے والے کلام میں سے کچھ سنائیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ مریم کی آیات تلاوت کیں۔ نجاشی اور اس کے درباریوں پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور مسلمان وہاں امن و سکون سے رہنے لگے۔

حبشہ کے لوگ مسلمانوں کی پاک زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ کئی لوگ ان کی دعوت سے مسلمان ہو گئے۔ مسلمان ہونے والوں میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی بھی تھے۔

سوال 5: تحقیق کیجیے کہ مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

جواب: **مسلمانوں کا عقیدہ**

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی۔ جب اُن کی قوم نے اُن کو قتل کرنے کی سازش کی تو اللہ تعالیٰ انہیں زندہ آسمانوں پر لے گئے۔ قربِ قیامت اُن کا ظہور دوبارہ ہو گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اُمتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے حوالے سے طلبہ کو تفصیل سے بتائیں۔

جواب: **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش**

حضرت مریم علیہ السلام جب اپنے گھر والوں سے الگ بیت المقدس کے ایک حجرہ میں مقیم تھیں تو اُن کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے تو حضرت مریم علیہ السلام نے فرمایا بیشک میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم رحمان سے ڈرنے والے ہو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا بیشک میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا ہوں اس لیے آیا ہوں تا کہ آپ کو اللہ کے حکم سے پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ مریم علیہ السلام نے فرمایا میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یونہی ہے آپ کے رب نے فرمایا کہ یہ میرے لیے بہت آسان ہے اور یہ ایک طے شدہ بات ہے پھر حضرت مریم علیہ السلام کو بچے کا حمل ہو گیا تو وہ اُسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئی اور درد کی وہ سے کہنے لگی کہ کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی پھر اس فرشتے نے کہا کہ غم نہ کیجیے آپ کے رب نے آپ کے نیچے سے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلائیے پھر آپ کھائیں اور پیئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں پھر کسی انسان کو دیکھیں تو اشارے سے کہہ دیں کہ میں نے نہ بولنے کی نذر مان رکھی ہے۔ حضرت مریم علیہ السلام بچے کو اُٹھائے اپنی قوم کے پاس آئیں تو انہوں نے

کہا اے ہارون کی بہن نہ تو تمہارے والد برے آدمی تھے اور نہ ہی تمہاراوالدہ بدکار تھیں۔ حضرت مریم علیہ السلام نے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ سب بولے ہم کیسے بات کریں ایک بچے سے۔ تو بچہ بول اُٹھا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے نبی بنایا۔

سوال2: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دیجیے۔

جواب: **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درج ذیل معجزات ہیں:

- مردوں کو زندہ کرنا
- مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا
- مٹی کے پرندوں میں پھونک مارتے تو وہ اُڑنے لگتے
- جو کچھ کھایا اور گھروں میں چھپایا اُس کی خبر دیتے

سوال3: سورۃ مریم میں جن انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر ہے ان کا مختصر تعارف طلبہ کو بتائیں۔

جواب: **انبیاء کرام علیہ السلام**

سورۃ مریم میں درج ذیل انبیاء کرام کا ذکر ہے:

حضرت زکریا علیہ السلام:

حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں جب انہوں نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا۔ اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور بڑھاپے کی وجہ سے سر چمکنے لگا ہے۔ میرے رب میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما اور اُس کو اپنا پسندیدہ انسان بنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے زکریا بیشک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہو گا۔ عرض کیا اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا۔ تو فرمایا یہ میرے آسان ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام:

حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے اور اللہ کے پیغمبر تھے۔ سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰ کے متعلق فرماتے ہیں۔ ہم نے انہیں بچپن ہی میں حکمت اور نبوت عطا فرمائی اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی۔ وہ بڑے پرہیز گار تھے اور اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے والے تھے اور سرکش و نافرمان نہ تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے اور آپ گھوارے میں ہی بول اُٹھے کہ:

"بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور بابرکت بنایا ہے جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے۔ جب تک میں زندہ رہوں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا" (سورۃ مریم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب خلیل اللہ ہے۔ سورۃ مریم میں حضرت ابراہیم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ بیشک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ تو ان چیزوں کی کیوں پوجا کرتا ہے جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ ہی وہ تیرے کچھ کام آسکتی ہیں۔ اے میرے باپ بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں پس تو میری پیروی کر میں تمہاری سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی کروں گا۔ اے میرے باپ تو شیطان پوجا نہ کر بیشک شیطان رحمان کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام:

حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد تھے اور اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی تھے۔ سورۃ مریم اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اور ہم نے ان کو اپنی رحمت عطا فرمائی اور ہم نے ان کا ذکر خیر بہت بلند فرمایا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام:

حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے بھائی تھے۔ آپ علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے اور اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی تھے۔ آپ علیہ السلام کے بارے میں سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ بیشک وہ وعدے کے سچے تھے اور اپنے گھر والوں کو حکم دیا کرتے تھے نماز اور زکوٰۃ کا اور اپنے رب کے ہاں بڑے ہی پسندیدہ تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔ آپ علیہ السلام بڑے جلیل القدر نبی تھے۔ آپ پر الہامی کتاب توریت نازل ہوئی۔ سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ بیشک وہ خاص بندے تھے اور رسول اور نبی تھے اور ہم نے انہیں طور پہاڑ کے دائیں جانب سے پکارا اور راز کی بات کہنے کے لیے اُنہیں اپنے قریب کیا اور اپنی رحمت سے اُن کے بھائی کو بھی نبی بنایا۔

حضرت ہارون علیہ السلام:

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور اللہ کے نبی تھے۔

حضرت ادریس علیہ السلام:

حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: بیشک وہ سچے نبی تھے اور ہم نے انہیں بلند مرتبہ تک پہنچایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام:

حضرت آدم علیہ السلام کو ابو البشر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ پہلے نبی ہیں۔ تمام انسانیت کا آغاز آپ سے ہوتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام:

حضرت نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی قوم نے جب آپ کی نافرمانی تو اللہ نے ان کو پانی کا عذاب دیا۔

سوال4: قیامت کے حوالے سے جن گناہوں پر وعید آئی ہے ان سے بچنے کی تلقین کیجیے۔

جواب: **گناہوں پر وعید**

قیامت کے حوالے سے جن گناہوں پر وعید آئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

- شرک
- تارکِ نماز
- سرکش
- ظالم
- شیطان کے پیروکار

سوال5: طلبہ کو سورۃ مریم کی آیت 30 تا آیت 36 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔ ترجمہ سے متعلق امتحان صرف انھی آیات میں سے لیا جائے گا۔

جواب: دیکھیے بامحاورہ ترجمہ

LAST HOPE STUDY

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ　　　　　　کل نمبر:25

سوال1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)،(B)،(C)اور(D)دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓)کانشان لگائیں۔ (5×1=5)

(i) نجاشی کے دربار میں سُوْرَۃُ مَرْیَمْ کی تلاوت کی:

(A) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(B) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے

(ii) سُوْرَۃُ مَرْیَمَ میں انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر ہے:

(A) پانچ　(B) چھے　(C) سات　(D) آٹھ

(iii) معجزانہ طریقے سے تخلیق ہوئی:

(A) حضرت نوح علیہ السلام کی　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی　(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی　(D) حضرت سلیمان علیہ السلام کی

(iv) سورۃ مریم کی آیات ہیں: (K.B)

(A) 90　(B) 98　(C) 100　(D) 110

(v) حبشہ کی جانب پہلی ہجرت نبوت کے ________ سال میں ہوئی؟ (K.B)

(A) تیسرے سال　(B) چوتھے سال　(C) چوتھے　(D) پانچویں سال

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(i) سورۃ مریم کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟

(ii) ہجرتِ حبشہ کا سبب کیا تھا؟

(iii) سورۃ مریم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(iv) نجاشی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

(v) درج ذیل چار قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں۔

مَادُمْتُ　مُبٰرَکًا　یَمْتَرُوْنَ　الزَّکٰوۃُ

سوال3: دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (2.5×2=5)

(الف) وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّاO

(ب) ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَO

سوال4: تفصیلی جواب لکھیں۔ (5×1=5)

سورۃ مریم کے علمی و عملی نکات پر نوٹ لکھیں۔

LAST HOPE STUDY